۵ / ۱۰۳۱

۳/۱۴ / ۲۹ — ۳/۲۳ / ۲۰۰۸

درج ذیل مسئلہ میں شرعی رہنمائی درکار ہے:۔

ہمارا کام ڈسٹری بیوشن کا ہے، ہم مختلف اشیاء بڑے پیمانے پر براہِ راست کمپنیوں سے خرید کر آگے متعین علاقوں میں فروخت کرتے ہیں، اسمیں اگر کوئی آئٹم خراب یا عیب دار نکلتا ہے تو دکاندار ہمیں واپس کرتا ہے اور ہم کمپنی کو واپس کر دیتے ہیں، اب بعض کمپنیوں نے ایک نئی صورت نکالی ہے، وہ یہ کہ کمپنی یہ معاہدہ کرتی ہے کہ:۔

"کمپنی ہر Transaction (یعنی ہر عقدِ بیع) پر ڈسٹری بیوٹر کو ایک مخصوص رقم کا ڈسکاؤنٹ دے گی (مثلاً 0.25 %) اس ڈسکاؤنٹ کو Fixed Market Return Allowance کہا جاتا ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ اب اگر کوئی مال خراب، عیب دار یا پھٹا ہوا نکلے یا ڈسٹری بیوٹر کے گودام میں خراب ہو جائے یا ڈسٹری بیوٹر کے گودام سے آگے سپلائی کے دوران خراب ہو جائے، ان تمام صورتوں میں یہ Losses (نقصانات) ڈسٹری بیوٹر اسی ڈسکاؤنٹ سے ہی پورا کرے گا اور اگر Loss اس Allowance سے زیادہ کا ہو تو خود ہی برداشت کرے گا، کمپنی سے کسی قسم کا کلیم (claim) نہیں کر سکتا۔"

گویا ایک متعین ڈسکاؤنٹ دیکر کمپنی ہر عیب سے بری ہوگئی۔

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	عنوان تبویب

البتہ دو صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں:

۱۔ کمپنی سے مال روانہ ہونے کے بعد ڈسٹری بیوٹر کے گودام تک پہنچنے سے قبل ہی اگر کوئی Loss ہو جائے۔

۲۔ یا کمپنی کسی مال کی پوری Lot ہی خراب بھیج دے۔

مندرجہ بالا دونوں صورتوں میں تو کمپنی مکمل نقصان برداشت کرے گی اور مال واپس لے گی البتہ باقی صورتوں میں اسکی کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی۔

نوٹ:۔ یہ واضح رہے کہ معاہدے کی رُو سے مارکیٹ سے خراب مال واپس لینا تو بہرصورت ہماری ذمہ داری رہتی ہی ہے چاہے کمپنی ہم سے لے یا نہ لے۔

اب سوال یہ ہے کہ:۔

۱۔ کیا ہمارے لئے Fixed Market Return Allowance کا لینا درست ہے؟

۲۔ اور کیا اس طرح کمپنی ذکر کردہ عیوب سے بری ہو جائے گی؟

۳۔ اگر خراب مال مقررہ ڈسکاؤنٹ سے زیادہ کا ہو تو کیا شرعاً ہمیں کسی قسم کے کلیم کا حق ہے یا نہیں؟

۴۔ اگر خراب مال مقررہ ڈسکاؤنٹ سے کم کا نکلے تو کیا ڈسکاؤنٹ کی باقی ماندہ رقم استعمال کرنا ہمارے لئے درست ہے یا نہیں؟ جبکہ کمپنی ہم سے اسکا کوئی حساب نہیں مانگتی۔

(حاشیہ: ڈسکاؤنٹ کے عوض خیارِ عیب سے دستبرداری کا حکم)

براہ کرم جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں

والسلام

معرفت	المستفتی
اظفر اقبال رشید	محمد اطہر چاولہ
(مشیر شرعی امور)	(نیشنل پروگریسو ڈسٹری بیوٹر)

الجواب حامداً و مصلیاً

۱،۲ــــ مذکورہ صورت میں آپ کے لئے یہ ڈسکاؤنٹ لے کر ذکر کردہ عیوب پائے جانے کی صورت میں کمپنی سے رجوع کرنے کے حق سے دستبرداری کرنا جائز ہے اور اس معاہدے کے نتیجہ میں کمپنی ذکر کردہ عیوب سے بری ہو جائیگی۔

(جاری ۔۔۔)

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	عنوان تبویب
			معروض — مذکورہ معاملہ کرنے کے بعد اگر خراب مال زیادہ نکلے تو آپ کمپنی پر کوئی کلیم اس بارے میں نہیں کر سکتے اور اگر کم نکلے تو آپ کمپنی کو کچھ واپس کرنے کے پابند نہیں۔ البتہ سوال میں جن دو صورتوں کو براءۃ سے مستثنیٰ کیا گیا ہے، معاہدہ کے مطابق ان دونوں صورتوں میں آپ کمپنی پر کلیم کر سکتے ہیں۔ فی المحیط البرھانی، کتاب البیوع، فصل فی العیوب ۱۰/۱۶۴: صالحہ من کل عیب علی درھم جاز، سواء طعن المشتری بعیب او لم یطعن لأن ھذا ابراء عن العیوب المجھولۃ بعد وجود سبب الحق لہ وذالک صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم اعجاز احمد غفراللہ لہ دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴ ۱۳/۳/۱۴۲۶ھ الجواب صحیح بندہ محمود اشرف غفراللہ لہ ۱۴/۳/۱۴۲۶ھ	